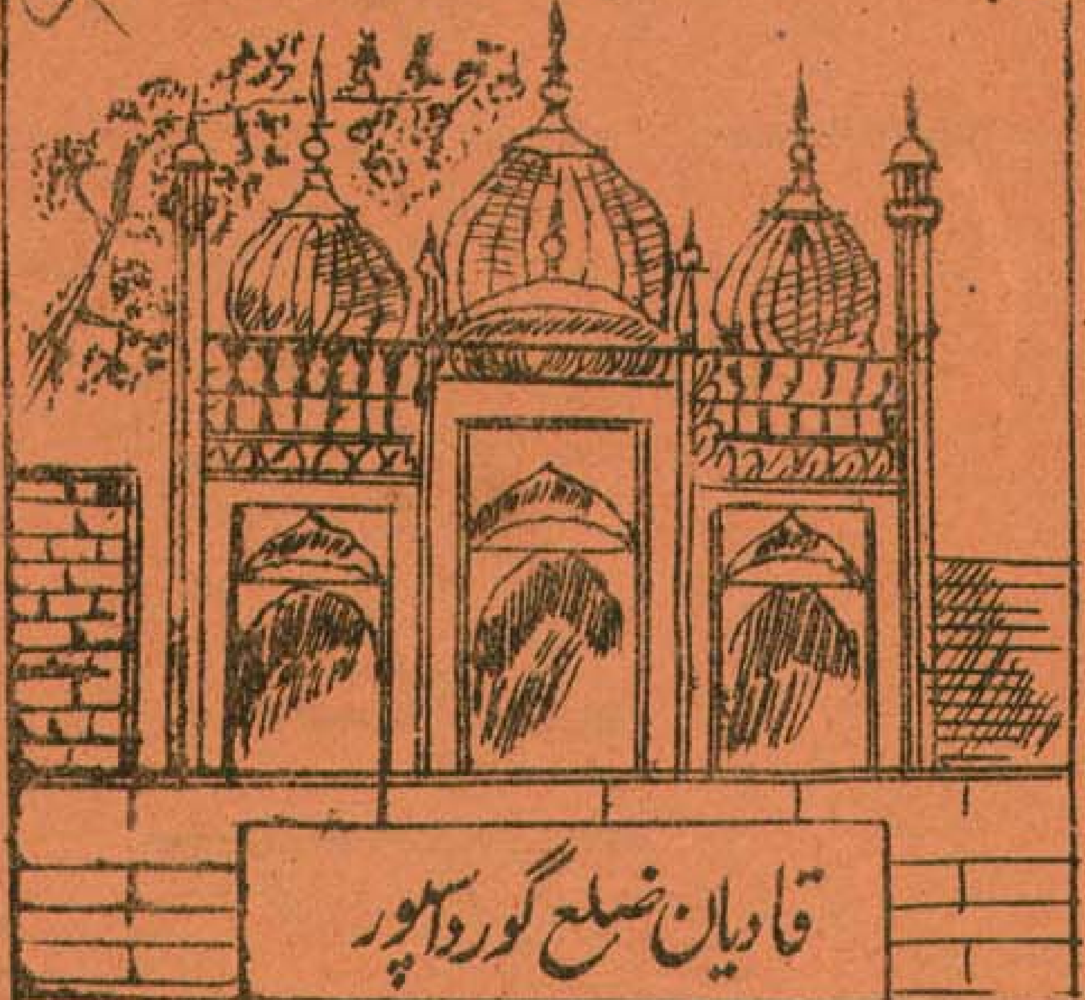
سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر
BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



ای جہان منتظر خوش باش کاندلستان | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳ — سلسلۂ الجدید جلد ۲

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

نمبر ۴۳ — سلسلۂ القدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عسہ
معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد
ماہوار عہ ہو یا کم صرف ۱۲ عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان
سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں
چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ
تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا
چاہیے۔ لوکل ...... تم ..... افریقہ ..... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ
آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا
استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۳ | ۶ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکہا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بنائے ہوئے شہر سے خارج شدہ ہے اور کسی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اوران صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکہتا ہے "مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سر دردی اٹھائی۔ اب مین تنگ گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجھ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تہا۔ انہون نے مجھ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجھ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون کے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین" ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بہی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بناتے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خداتعالیٰ شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یکدفعہ اس شخص پر خداتعالےٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بہی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل ہی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹہا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچھ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تہا جائیز یا ناجائیز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہو کر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ "مین ولد الزنا رہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین" بلکہ لکہا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح سے مشابہت ہے۔ (نعوذ باللہ) اس کو بہی ایسا ہی کہا گیا تہا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی ہی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خداتعالےٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تہا اور لکہا تہا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا۔ تب بہی خداتعالےٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹہا مدعی میرے زمانہ مین کہڑا ہوا ہے۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیئے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خداتعالےٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جا کر ڈوئی کے ساتھ مل کر نوحہ کرین۔ کہ قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوے تہا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹہا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچھ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ کا اخبار لکہتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفےٰ دیا کرتے تہے تو اسباب استعفیٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تہا۔ مگر یہ ایک نیا واقع ہے۔

شیخ عبد اللہ کوئیلم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پاجانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار ے گوس ویکلی ریکارڈ لکہتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کھول دیا ہے۔

بی الیف انڈروڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے

مسٹر جے اے کین سٹ صاحب نے بشپ آف لندن نے جو کارروائی کی ہے اس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر تہبے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچھ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکھی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متعین ہین یا شاید وہ در اصل عیسائی نہین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء

اِنَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ -

نَزِیْدُ عُمْرَکَ

ترجمہ - ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاوین گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرین گے -

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی - مگر بالآخر خدا تعالے کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے - خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا -

حضرت حکیم نور الدین صاحب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین - آج کل رمضان شریف مین آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث مین صرف فرماتے ہین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام مین مصروف ہین - جمعہ گذشتہ مین آپنے مسجد اقصے مین وعظ فرمایا -

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے - اور جز و بندی ہو رہی ہے امید ہے - عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی - کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے - اس کے واسطے درخواست خریداری بنام مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس آنی چاہئین - صرف اسی جگہ سے مل سکے گی -

اس ہفتہ مین وزیر خان صاحب آسام سے - منشی عبد القادر صاحب لاہور سے - منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان مین تشریف لائین گے اور ۲۷ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہو گا - ۲۸ کو ہی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لین گے -

مفت اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماوین - رمضان شریف مین قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماوین -

تنبیہ جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی - ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا -

ضروری یادداشت بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھدیتے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے - یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہین - ایسے آدمیون کو معلوم ہو - کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہین - یہ اخبارات تمام معاملات مین اپنے آپ ذمہ وار ہین - ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہین ہونی چاہیئے -

خط و کتابت - کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے -

ڈائری

القول الطیّب

صاحب نور مرحوم ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا - حضرتؑ نے احمد نور کو مخاطب کر کے فرمایا - کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے - مَین اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہو گیا تھا - اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آ سکا - مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا - اچانک موت آ گئی - دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تہا - دنیا دی دھندوں جھگڑون کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا - علیحدہ رہتا تھا - حضرتؑ نے فرمایا - وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کر کے قادیان مین آ بسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی - کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید مین کتابین لکھتے ہین مگر اُن کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا اسواسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنانی چاہیئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے - جو کہ دہلی میں قائم ہو اِس پر حضرت نے فرمایا - کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہین اور ہمیں معلوم نہین ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو - بہت سے لوگ اِس قسم کے بھی ہوتے ہین جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہین ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے - اِس قسم کی تصانیف پہلے قادیان مین آنی چاہیئے اور یہان لوگ اُس کو دیکھین - اور اُس پر غور کرین کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہے یا کہ نہین - اوّل تو اِس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئین جو دینی علوم سے پوری واقفیّت رکھنے والے ہون - عالم باعمل ہون - تاکہ اُن کی تحریر اور تقریر کا دوسرون پر اثر بھی ہو سکے - ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو - کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑون آدمی سے بہتر ہے - فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام مین اور مناظرہ مین یکتا ہین - وہ پورے تحصیل یافتہ ہین علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہین - مخالف مولویون کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کر سکتے ہین ہر شخص کا کام نہین کہ ایسے امور مین مداخلت کرے -

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا - کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے - کہ مین پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کرون - تاکہ اس کو شفا ہو - حضرت نے فرمایا - بیشک قرآن شریف مین شفا ہے - روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے - مگر اس طرح کے کلام پڑھنے مین لوگون کو ابتلاء ہے - قرآن شریف کو تم اس امتحان مین نہ ڈالو - خدا تعالےٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے -

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیون کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے وحی پا کر ایک پیشگوئی شائع کی تہی کہ **موت تیران ماہ حال کو** - یہ الہام ۱۴ر ستمبر ۱۹۰۶ء کا تہا اور ۲۷ر ستمبر کے اخبار بدر مین شائع ہوا تہا - اس کے متعلق حضرتؑ نے بعد میں فرمایا - کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہین رہتے اسواسطے تیران کا لفظ تھا یا تیئس کا - یا تیس کا - اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ر اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی تہی - کہ **ایک دم مین دم رخصت ہُوا** - اور اس سے بہی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا - کہ پیٹ پھٹ گیا - جو کہ بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء مین شائع ہوا تہا - یہ تمام پیشگوئیان اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم - میگزین - رسالہ تشحیذ الاذہان - رسالہ تعلیم الاسلام مین شائع ہو چکی تھین اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم مہاجر کے حق مین گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ر شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں - صاحب نور مرحوم - مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تہا - اور حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردون مین سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل و عیال واطفال کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کے قدمون مین جا کے سکونت بنائے ہوئے تہا - مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا - اکثر قرآن شریف کی تلاوت مین مصروف رہنا اس کا کام تہا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلق نہ جانتا تھا - حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و دل سے آپ پر قربان تھا - مرحوم کے پیٹ مین ایک رسَولی تہی جس کا علاج کیا جاتا تہا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے مین اور معمولی کاروبار کی مصروفیّت مین کوئی حرج نہ ہوتا تھا - گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور ہو گیا اِس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو رسَولی تہی وہ یکدفعہ پھٹ گئی - اور ایک بڑا سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم کو بہشتی مقبرہ مین دفن کیا گیا - اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت کرے - عمر چالیس سال کے قریب - مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور ایک بیوہ ہے اللہ تعالیٰ اُن سب کا آپ حافظ ہو اور اُنکو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بہائی کو صبر جمیل عطا فرمائے - مرحوم کی وفات بہی سلسلہ حقہ کی تائید مین ایک نشان ہے -

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے اُس کی یہ صورت ہے - جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدار بننا چاہین اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائین - ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا - اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لے کر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت مین ارسال ہون گے وہ سب بلاقیمت ہون گے - لیکن گذشتہ پرچے مُفت نہ مل سکین گے - درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال - وان تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے - اُمید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرین گے

محمد صادق عفی اللہ عنہ - منیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال مین ہی قریباً دو ہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کر کے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام اور آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے مین جو اونہون نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس مین ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس لمبے سفر مین جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس مین سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہون نے میگزین پر نہین ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل مین نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورہ سے واپس آ چکے ہین اور انہون نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ فوقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کرین گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں مین پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیون کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہان سے روانہ ہو گئے ہین اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو لاہور سے رنگون روانہ ہو جائینگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۲۱ر۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبرین مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریان ہو رہی ہین۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیون کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار مین ایک چھاونی و کارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہان مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہو گی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ مین سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبرین مظہر ہین کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہو گا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا مین اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیرآباد میونسپل کمیٹی مین ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو و مسلمانون کے نہایت کشیدہ تعلقات کے خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پر کی جاوے گی۔

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جس مین ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ایک طویل اور پرزور تقریر مین حضور وائسرائے کا قرنطینہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہو گا۔ کہ آخرکار سلطان روم کی دانشمندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی اراکین کمشن حد بندی کے نام احکام صادر ہوئے۔ کہ وہ حقوق مساوات کا لحاظ رکھ کر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کرین۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ اس مین کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی۔ جس قدر تاریخین دی گئی ہین۔ ان مین حسب ضرورت تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۱۴ر جنوری کی سہ پہر کو ہز مجسٹی لنڈی کوتل مین وارد ہون گے۔ وہان سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہو کر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچین گے ۶ر کو قیام فرماوین گے۔ ۷ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آگرہ آباد ہون گے یہان ایک ہفتہ قیام ہو گا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہان سے روانہ ہو کر اسی روز علی گڈھ پہنچین گے۔ یہاں ۸ گھنٹے قیام فرما کر ۱۷ر کو کان پور پہنچین گے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہرین گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۲۳ر تک دہلی مین۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۶ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرماوین گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی مین ہون گے۔ ۱۶ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثناء میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پل ملاحظہ فرماوین گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاول پور مین قیام ہو گا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور مین قیام فرما کر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہان سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹولی کورن کولمبو کی جہازی آمد و رفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی میں تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہ گئی۔ بنگالہ میں قریب ۵۷ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار و ساگر میں بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پیرٹو نے جزیرہ سسلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیک نام تھی ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰۰ روپیہ دیتا تھا۔ کہ اسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار ہے

ڈریڈناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اترا۔ ۲۵۰۰ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام توپیں ایک ایک دو دو اور زان بعد یکجا چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ ان میں سے ۲۲۴۷ فوتیاں احاطہ بمبئی میں تھیں۔ (شہر پونا میں ۵۶۸ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۵۹۴ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۷۹۵ (جن میں سے ۴۷۳ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبریں آرہی ہیں۔ سنام گنج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہی نہیں ہے بلکہ خوفناک بھی ہے۔ نیپال سے فاقہ کشوں کی ہلاکتوں کی خبریں آرہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور زیر سایہ بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقوں کے جان بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھا ؤں پر پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیوں کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازار کی نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوا ہے کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ ریوٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمےٰ اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں۔ جس میں سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کیجاویں (بعد کی خبر)

فرانس کے اخبار ٹیمز کا خیال ہے۔ کہ روس اور برطانیہ عظمےٰ کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ دولتین کو ایران میں امن قائم رکھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔

حادثہ :۔ سمرایسٹ کی کان میں اترتے ہوئے ۲۳ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہوگئے

ایک اور حادثہ :۔ (لندن ۱۲ اکتوبر) ولاڈیوشٹک کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اسٹیمر ویریاگ ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دو سو مسافر غرق ہوگئے۔

نماز جنازہ محمد اسماعیل صاحب سکھر نو سے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال وارد دہٹر ملک سندھ قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو آدمی تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

بدر صادق

مورخہ ۲۰ رمضان ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

رمضان المبارک

ع ۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۸ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ مین پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچون میں بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ مین بیان کئے جا چکے ہین۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والون کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

”حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے

پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے کہ کسیقدر کھانے کو کم کرون۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سحر آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ مین آئے [illegible] ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سید ہے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال مین ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور مجھے فائدہ ... یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے اور جبتک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے [illegible] کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنہون نے شدید ریاضتیں اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قوے ایک طرز کے نہیں ہین پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ اُن سے پرہیز کرنا چاہیئے“۔

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیاں

اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس کی ہیں۔ اس پر خان صاحب یک دفعہ آگ بگولا ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور جوش سے چار دن ہی پیشتر ناپاک الفاظ [illegible] وہ بولنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے۔ کہ حضرت امام الزمان کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابیں تو حبیب الرحمن صاحب نے واپس کیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں۔ کمینے لوگوں میں لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اوّل سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی جس طرح جاہل عیسائیوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دئیے جا چکے ہیں۔ مگر گورے اور کالے پادری سر بازار پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدود آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل میں ان لوگوں کی فہرست بھی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ میں لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا کام امرتسر میں چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے لیں۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندوں کے بہت آنے یا گھر میں زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالوں کے سینوں کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے۔ جس کے واسطے سر دست گنجائش نہیں۔ میں نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہاں لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہاں اس اخبار کو بھی ۵ر سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بتایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہیں رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جتلاتے۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چھوڑ لاکھوں کا جھوٹھ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگیں مار رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤں کی حقیقت کی مثال میں صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹھ کا انتشار کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے اخبار بدر کو نہیں دی۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بے کار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتیں بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہیں اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹھ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالوں میں برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہوں۔ پرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہیں۔ مگر اُن سے بھی کہیں شہادت نہیں ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ۵ر سالانہ دی ہو۔ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف عہ دی تھی ۱۹۰۴ء کی بھی صرف عہ دی تھی اور اس کے بعد کے سالوں کی قیمت عہ سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت عمہ سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپ نے ہزاروں روپے دئیے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹھ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعویٰ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندھی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ میں نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹھ در اصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہاں کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہیں۔ چلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دئیے۔ اور سینکڑوں خرچ کئے۔ مگر جھوٹھے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ۵ر سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے۔ پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پڑتال ہی کر بیٹھیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص الٰہی سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھوکتا ہے اور نہیں خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر منوّر

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح ومعانی الفاظ | فسبّح ۔ پس تسبیح کر یعنی پاکی بیان کر ۔

التسبیح ھو التطہیر ۔ تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہیں ۔ بعض کا خیال ہے ۔ کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے ۔ کیونکہ کفار نے اس میں بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تھا ۔ کہ تمام بت وہاں سے نکال دئے گئے ۔ اور اس گھر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا ۔ جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندھوں پر اینٹیں اٹھا کر اس کی بنا رکھی تھی ۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور میں کوئی اخلاص کا کام کرتے ہیں ۔ تو خدا تعالےٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہاں آدمی چھوڑ چرند پرند بھی نہ ملتا تھا ۔ جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑا ۔ اور بعد میں خدا تعالےٰ کی عبادت کے واسطے اس جگہ گھر بنایا ۔ تو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گھر میں بتوں کو ٹھکانا بنا دیا ۔ تو محمد جیسے پاک دل کو اس گھر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گھر ایسا پاک کیا ۔ کہ اس کے بعد کوئی مشرک نزدیک بھی نہیں جا سکتا ۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بین اور زندہ دلیل ہے ۔ کہ آپ نے اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم کرنے میں ایسی کامیابی دیکھی ۔ کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات میں پائی نہیں جاتی ۔

بحمد ربّک ۔ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے بستائش پروردگار تو ۔ یعنی اپنے رب کی تعریف کر ۔ کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ میں کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے ۔ یہ اسی قادر توانا کا کام ہے ۔ کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے ۔ جس کی نظیر دنیا بھر کی تاریخ میں موجود نہ ہو ۔

واستغفرہ ۔ اور اس سے مغفرت طلب کر ۔ غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا ۔ دبانا ۔ تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے ہیں اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہیں ۔ کہ انسان چونکہ کمزور ہے ۔ اس کو معلوم نہیں ۔ کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے ۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے ۔ کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے ۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے ۔ خدا تعالےٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے ۔ استغفار کے معنے اور تشریح میں مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے ۔ اور وہ یہ ہے ۔

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں ۔ کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے ۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے ۔ جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں ۔ سو اس کے یہ معنے ہیں ۔ کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے ۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ۔ ڈھانک لے ۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں ۔ کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے ۔ فطرتی کمزوری سے بچاوے ۔ اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے ۔ اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے ۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کرکے اس سے الگ نہیں ہوا ۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوےٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ۔ ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے ۔ یعنے جو کچھ بنایا ہے ۔ اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے ۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا ۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے ۔ کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ۔ ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا ۔ کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا ۔ پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں سے بنایا گیا ہے ۔ پلید اور خراب نہ ہونے دے لہٰذا انسان کو تعلیم دی گئی ۔ کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے ۔ پس اگر دنیا میں گناہ کا وجود بھی نہ ہوتا ۔ تب بھی استغفار ہوتا ۔ کیونکہ دراصل استغفار اس لئے ہے کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قائم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہیں ۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی ۔ جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے ۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے ۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے ۔ کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے ۔ یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تھا اور ایک قیوم کو ۔ تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا ۔ تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا ۔ مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے ۔ اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی ۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت مین ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمین ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور مین آوے۔ اور ہم عبادت نہ کر سکین۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہین۔ کہ وہ اس لئے نہین ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئین کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہین ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا ہی سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے۔ واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہین بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ۔ کہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائین ہوتی ہین۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہین اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلے درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلے درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالے کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسرون کو بھی حصہ ملے۔ جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہین۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات مین تو کوئی کمال نہین رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی کامل روشنی نہین رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس مین اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تا کہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہین اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانون مین سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہین۔ جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہین۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس مین پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہین مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چارون طرف سے دروازے بند ہین اور جس مین ایک ذرہ روشنی نہین پڑ سکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالی کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس مین مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار اُن شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہین اور خون صافی اس مین سے کھینچتی ہین۔ اور تمام اعضا پر تقسیم کرتی ہین۔ جو خون کے محتاج ہین۔"

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ہر آئینہ خدا ہست برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنے ہین بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خدا تعالی کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خدا تعالے اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف مین آیا۔ کہ اگر انسان چل کر خدا تعالے کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورہ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے

کیونکہ اس مین ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس مین پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعیت الی نفسی۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاوین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپکا کام تھا وہ پورا ہو گیا ہے اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب مین عالم باقی مین انتقال کرون گا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت مین سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملوگی یہ سنکر وہ مسکرانے لگین۔ اس مین بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت مین سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رُلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسا دیا۔ کہ اس مین آنحضرت صلعم کیساتھ دوسرے عالم مین ملاقات کی جلد صورت پیدا ہو گئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہین اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آئندہ)

صفحات درس لگائے گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دارالامان مین لنگر کے مصارف مین ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالامان کے بزرگون مین لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال گو بہت عرصہ سے دائر ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ مین برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہان تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہین فرمائی۔ جو ان کو فرمانی چاہیئے تہی۔ ہر ایک موقعہ پر جب کبہی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہین فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم مین سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تہی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب مین اس درجہ تک بڑہی ہوئی تہی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص محبت اور صدق ووفا مین اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تہا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیون سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی مین اس وفادار خادم نے کین اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچتا تہا۔ کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تہا۔ اسکی زبردست تحریرین اور پرائیویٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلون مین جنبش پیدا کرتے تہے۔ اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تہی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تہی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبدالکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمون اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم مین نہین رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بہی ہم فراموش کر سکتے ہین اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیان ہمکو بہول سکتی ہین۔ اس لیڈر قوم کی سوح ہم مین اپنی روز کی متلاشی ہے اور مجہے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبۂ محبت سے حصہ لینے والی روحین تیار ہین کہ جونہی ان کے کان مین کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کرکے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کرین۔ جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبدالکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بہائی کی مخلصانہ کارروائیون کی یاد سے وہ اپنے دلون کے اندر پاتے ہین۔ اس کا معنی خیز اور بہائی کی روح کو خوش کرنیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل وجان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا مین محو ہو جاوین اور ان دقتون کے رفع کرنے مین اسی طرح دل وجان سے کوشان ہین جسطرح وہ باہمت دوست درد دل سے کوشان رہتا تہا۔ اگر اس دلبستگی سے مخلص احباب جہان کہین ہون کمربستہ ہو جائین۔ تو پہر مین نہین سمجہتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخون سے آپ کے نامون کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہین کہ لنگر کی مد کے ساتہہ باقی شاخون کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک درخت کی شاخون کو اس کی اصل کے ساتہہ تعلق ہوتا ہے۔ باقی شاخین تو اپنے اپنے کارپرداز منتظمون کے زیر انتظام ہین۔ ان شاخون کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخین رکہی گئی ہین۔ جو کچہہ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہین منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخون سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بہی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہی ہے۔ اور جس کا انتظام صرف

حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف واکناف عالم سے جو واردین اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین مین حاضر ہوتے ہین وہ اسی مائدہ آسمانی پر آکر بیٹہتے ہین اور حسب مراتب ہر ایک کی خاطر ومدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہان تک پہنچتی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بہیجے ہوئے مہمانون کی آمد ورفت کسی وقت کی پابند نہین سینکڑون آتے اور سینکڑون جاتے ہین۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال کہ اللہ تعالےٰ اس عیال کو روزافزون ترقی بخشے۔ اس الہی سلسلہ مین لازم وملزوم کا حکم رکہتے ہین۔ برادران آپ غور فرماوین کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی مین جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقعہ ہو جاوے۔ تو باقی شاخین اپنی سرسبزی اور رونق کس طرح قایم رکہہ سکتی ہے۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخون کے رونق مین ضرور فرق آجاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تاکہ اصل کے قائم رہنے سے درخت کی شاخین بہی قایم رہ سکین لنگر کی مد بہی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری مین کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام ع کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبدالکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تہی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کا ہاتہہ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کرکے امام ع کے پاک دل مین اپنا گہر کر لیا تہا اس مد کے اخراجات روزافزون کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تہے اور اس فکر مین لگے رہتے تہے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دین خود تحریک کرتے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تہے۔ کیون نہ ہو جب خود قرآن کریم مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا اے عبدالکریم

کیوں اس حکم کے اجرا میں ایسے وقت میں کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالے اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت بریں میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب وقت ہے۔ کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت میں کہ حضور امام ؑ کو اس مد لنگر کے لئے فکرمند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ میں ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑہانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے آیندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماویں اس کی امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا رکھا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپنے بیعت کرتے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی عزت وجاہت کو آپنے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندہا ہے۔ اب آپ ان العھد کان مسئولا۔ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زاد راہ کیا ہے۔ بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گہاٹی اس خون جگر کے کہانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعم فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔ اس مائدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ میں یتامٰی۔ مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بھیجنے میں کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس مسیح موعود کی اطاعت میں ہے۔ یہ وقت ہے اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا تم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ اولئک اصحاب المیمنۃ۔ احمدی خاندانوں کی پاک دامن بی بیو جو فطرتاً مردوں کی نسبت دردناک نظاروں کو دیکھ کر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے درد بھرے دل کیوں پہلو میں بے قرار نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مائدہ پر بیٹھنے والوں کی تنگی وشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھروں کی زینتو! اٹھو اور اسی فطرتی درد محبت اور ترس کو لے کر اٹھو اور اپنے دسترخوانوں کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندوں اور محتاجوں کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی قدردانی اسی پر منحصر ہے کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہوں۔ یتامٰی ہوں مساکین ہوں کوئی ہوں۔ سب اگر اس خرچ عام سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم وبیش رقومات مد لنگر میں داخل کرنے میں برابر رہی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد میں نہیں پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد اخراجات لنگر کہولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کر کے اس مد میں جمع کر دیا جاوے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں قدرتاً رہی ہے۔ معاوضہ ہو۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم وبیش رقم اپنے زاد راہ پر ایزاد کر لیں یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر لینے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسوں پر جانے والے بزرگوں کو اپنی فیاضی اور دریا دلی سے سرکار بھی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے شرکار جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہو گی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں اور آیندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پہر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر دہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں مجموعی اتفاق سے اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم وبدر اس کو اپنے قابل قدر اخبار دن کے کالموں میں جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پہر جلسہ پر کارروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی ۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسے کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نورالدین صاحب فرما چکے ہیں کہ بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

بابِ خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنوں کا یہ عذر قابل پذیرائی نہیں جو وہ کہتی ہین کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہین۔ ہمارے حضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نورالدین صاحب کی تقریر مین ایک دفعہ مین نے پڑہا تہا کہ وہ فرماتے ہین کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز مین ناغہ نہین کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونین بھی ہوئی ہین ایک حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک وہ دودھ پیتے ہین۔ پلید نہین۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتین پیدا کر دین اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گہر بہی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہین؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت مین کبھی غفارت نہین کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی توے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہین ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود مین لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف دہ چیز ہے نہین۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بہی از حد ہین۔ مین دیکھتی ہون۔ کہ غیر تعلیم یافتہ تو نماز پڑھتی ہون گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیون کی بیبیان نماز کے ادا کرنے مین بے حد سست ہین اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجہ جانتی ہین۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہین۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ۔ الٰہی مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بہی دیکھین) آچکا ہے اس وقت اس خوشحال زمانہ مین چاہیئے۔ کہ تم عبادت مین خیرات مین۔ غرضیکہ تمام نیکیون مین عملی حالت درست کرو اور ہمارے احمدی بھائیون کو چاہیئے۔ کہ اپنی بیبیون اور بیٹیون وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دین۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس بن مسلمانی بالکل کوئی نہین۔ بعض بعض دیہات مین تو اکثر ملّان لوگ نماز کو ایک چٹکی جانتے ہین۔ چنانچہ ایسے بہی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گہر چلے آتے ہین۔ پس جب ہمارے معلمون کا یہ حال ہے۔ تو بیچارے مقتدی جو کچھ بہی کرین وہ تہوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہان کہین کوئی نماز پڑہے لوگ اور خاص کر ملّان کہتے ہین کہ یہ تو میرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تہا کہ مسلمان کا نماز پڑہنے سے ہی امتیاز ہوتا تہا۔ ایک یہ کہ شاذ ونادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور لعنین کی جاتی ہین۔ خیر مین تو اپنے احمدی بھائیون سے دست بستہ التجا کرتی ہون کہ نرمی سے اپنے گہرون مین نماز کی تاکید اور فوائد بیان کرین۔ تاکہ دین و دنیا مین فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکے
ضلع گجرات پنجاب

دُعا مدد سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادر زادہ سید عبدالخالق کے واسطے جو بعارضہ صرع تبلیں ہیں۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔

رمضان المبارک مین رعایت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت صر ہے رمضان المبارک مین صرف عا کو دیجاویگی جلد کی قیمت ۱۲ الگ علیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۶ ہے صرف ۴ کردیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۲ علیحدہ ہے۔ درخواستین بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئین۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستین آئی ہین۔ کیا کوئی صاحب انکی درخواست کو پورا کر سکتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

المفتی

سوال ۱۹۱۔ نماز تراویح۔ اکمل صاحب آف گولیکے نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف مین رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے مین غفلت دکہاتے ہین۔ اگر اول شب مین ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑہا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ کچھ ہرج نہین پڑھ لین"

سوال ۲۰۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہین ہوتا۔ کیا اس صورت مین میری نماز ہوتی ہے یا نہین۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشان کشان مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز مین کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑہتا ہے۔ یہان تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بہی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز مین بے حضوری کا علاج بہی نماز ہی ہے۔ نماز پڑہتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاوین گے۔

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ۳۵ گلاب الدین صاحب ۳
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۲۲۶ نہر الدین صاحب ۱۲
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۱۹۵ نجیب علی صاحب
۲۸ " " ۲۹ دولت خان صاحب
۲۸ " " عبداللہ صاحب
۲۹ " " فضل حق صاحب
۲۹ " " ماسٹر شبیر علی صاحب
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء ۳۴۵ محمد سعید صاحب

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکے)

نام اپنا عزیزو اس زمان مین — غلام احمد ہوا دارالامان مین
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — مکان اس کا ہے گویا لامکان مین
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس وجان مین
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروز مصطفےٰ ہو کر جہان مین
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان مین
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل — یہ ہے اعجاز احمد کی زبان مین
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا۔ جہان مین
قلم سے کام یو کر کے دکھایا۔ — کہان طاقت تھی یہ سیف وسنان میں
محمد پھر اتر آئے ہین۔ ہم مین — اور آگے سے ہین بڑھکر اپنی شان مین
محمد دیکھنے ہون جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان مین
غلام احمد مختار ہو کر۔ — یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان مین
تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ لکھ دیا راز نہان مین

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہین آتا بیان مین

انصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہین۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہین راقم نے اس مضمون پر کہ بعض دوستون نے ہماری خط کا جواب بھی نہین دیا تحریر فرماتے ہین کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض الظن اثمٌ۔ مین خریدار پیدا کرنے مین لگا ہوا ہون چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریدارون کے نام بھی لکھے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستون کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچاوے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہین اور حال مین حکیم صاحب موصوف نے بہت سے نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرماوے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال حسب معمول اخبار بدر کی خدمت مین مصروف اور کئی ایک خریدار دے چکے ہین اللہ تعالےٰ اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہان تک ہو سکے اخبار کیواسطے بہت سے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریدارون کے اس تھوڑی سی قیمت والی اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو چاہیئے۔ کہ اس مفید ارگن قومی کی امداد مین حتی الوسع سعی کرے اور ایک نمونہ قایم کرے ہمارے بہت سے دوست اس قسم کے ہین جن پر ہماری نظر ہے کہ وہ اس معاملہ مین ہماری امداد کرین لیکن تا حال ان کی طرف سے صدائے برنخاست والا معاملہ ہو رہا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہین کہ وہ اس ضلع کے دیہات مین سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہین اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ مین داخل ہو چکے ہین۔ فقط۔

قاضی عبد العزیز صاحب ولد کبیر الدین صاحب ساکن تہال بسر
میان عمر الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرینہ تحصیل نکودر ضلع جالندہر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ بیہور ضلع سمبوگہ مقام سولاپور
عظیم بخش صاحب ولد نتھو۔ ڈومیلی۔ علاقہ پھگواڑہ
میان کرم الٰہی صاحب۔ خان محمد والہ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالیوال بیرسٹر۔ منصوری
احمد الدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبد العزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ کلان
اہلیہ " " " "
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد برکم کوٹ۔ حافظ آباد
میان فضل کریم صاحب پٹواری۔ دیکھئے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میان اللہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم۔ مسجد قاضیان والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہورال سنیر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبد اللہ صاحب امام مسجد منصوران ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چھٹی رسان " "
میان اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریان۔ ضلع گجرات
میان محمد دین صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
سمات بیگم " " "
سید کاظم علی صاحب محرر۔ گڑھ۔ نمک۔ پرگنہ سانبھر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی گرایم۔ ضلع جالندہر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیر پور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نور الدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۲۲ لکھوہ اڈ وڑی ضلع لائل پور
محمد عبد اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندہر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں تاجرون ساہوکارون زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیئن اور دقتین پیش آتی تہین اور روپیہ ضائع ہوتا تھا۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس (۱۲۵) برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکہی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھہ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام ہاپ خیال کے حساب سے بہی کم یعنی ہے (مجلد ۱۲) رکہی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچاکر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور انیسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی آنہ کو یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو! حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور مداحو! اور قرآن شریف کی فیوض سے بہرہ اُٹھانیکا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

دُرِّثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۲×۱۸ کے ۱۲ صفحون کی موزون جلیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہمنے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکہی ہے کہ اُردو فارسی نظمون کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کا نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین باآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت ۸ مجلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ (رمضان مین صرف ۶) ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہون ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ والے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین رض۔ طبیب احمدآبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران



لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۳۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۲۵ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پہ خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کمادہ پیڑنے والے بھی تیار رہتین ہے

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

اگر آپ اشتہاری طبیبوں سے بدظن ہو چکے ہیں تو لیجیے حسن ظنی کی بھی ایک راہ نکل آئی ہے۔ آپ مفرح عنبری کے واسطے اگر تصدیق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ سرکاری عہدہ داروں سب کی تصدیق کے کاغذات موجود ہیں۔ جن میں سے بعض وقتاً فوقتاً چھاپے بھی جا چکے ہیں ایک دفعہ آزمانا شرط ہے پھر مفرح عنبری خود آپ اپنا اشتہار ہے ضعف اعصاب ضعف دماغ رقت جریان کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ کمزوری گردہ خرابی جگر نزلہ۔ زکام دردسر سٹیریا نحیف البدنی تمام امراض اعصابی کے واسطے حکم اکسیر رکھتی ہے۔

یہ پتہ آپ نوٹ کر لیں

حکیم محمد حسین۔ قریشی

کارخانہ رفیق الصحت

حویلی کابلی مل

لاہور

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ وزن پانچ تولہ صہ تین ڈبیہ سہ ایک درجن صہ

خوراک دو ماشہ